رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۰ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بفضل خدا خیروعافیت ہے۔

آج جناب ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا Enlarged گلینڈ تشخیص کرتے ہوئے پہلا اپریشن کیا۔ دس پندرہ روز تک اندازہ ہے کہ دوسرا اپریشن ہوگا۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی مکمل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں

جلد ۱ | ۳۱ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۹

خطبہ جمعہ

ہمیں نئے حالات میں نئے جوش اور نئے ولولہ سے کام کرنا چاہیئے

موجودہ مصیبت ہمارے قدم متزلزل کرنے کی بجائے ہماری جڑوں کو اور بھی مضبوط کرنے کا موجب ہوگی انشاء اللہ

ماحول کو اپنی منشا کے مطابق بدل ڈالنے کی صلاحیت پیدا کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اور اسے تمام دنیا سے زیادہ قابلیت بخشی ہے۔ اور اس میں

کائنات کی تمام اقسام کے جوہر

اس نے بھر دیئے ہیں۔ اس میں نباتات کی خاصیتیں بھی ہیں۔ اس میں حیوانات کی خاصیتیں بھی ہیں۔ اور اس میں جمادات کی خاصیتیں بھی ہیں۔ کبھی وہ اپنے

استقلال اور عزم

میں اتنا مضبوط ہوتا ہے۔ کہ چٹان سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ انجیل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق انہی الفاظ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ وہ کونے کا پتھر ہوگا۔ جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ اور جو اس پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ چونکہ کونے پر بوجھ زیادہ ہوتا ہے۔ اور عمارت کی مضبوطی کونے کی مضبوطی پر منحصر ہوتی ہے اس لئے وہاں چن کر مضبوط پتھر لگایا جاتا ہے۔ پس کونے کے پتھر کے معنے مضبوط پتھر کے ہیں۔ اور حضرت مسیح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ وہ

کونے کا پتھر

ہوگا۔ جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ اور جو اس پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ پھر انسان کے اندر نباتی صفات بھی پائی جاتی ہیں۔ اور نباتی صفات کے سلسلہ میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اصلها ثابت وفرعها فی السماء اچھا درخت وہ ہوتا ہے۔ جس کی جڑیں پاتال تک چلی جاتی ہیں۔ اور اس کی شاخیں آسمان تک پھیل جاتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے اندر یہ قابلیت بھی پائی جاتی ہے۔ خصوصاً ایک مسلمان کے اندر تو یہ قابلیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک طرف وہ بنی نوع انسان سے نہائت اعلےٰ درجہ کے تعلقات رکھتا ہے۔ تو دوسری طرف خدا تعالیٰ سے اس کے نہائت وسیع تعلقات ہوتے ہیں۔ اور

خدا تعالیٰ کی محبت

اور اس سے وابستگی اس کے اندر انتہائی کمال پر پائی جاتی ہے۔ اس کی راتیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت میں کٹ جاتی ہیں۔ اور اس کے دن اپنے بھائیوں کی خیر خواہی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں بسر ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کسی صوفی سے کسی نے پوچھا۔ کہ کون آدمی سب سے بہتر ہوتا ہے۔ اس نے کہا بہتر آدمی وہ ہے۔ جو

دست در کار و دل بایار

کا مصداق ہو۔ وہ نکما بیٹھنے والا نہ ہو کام کرنے والا ہو محنتی اور جفاکش ہو۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر ... میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

لیکن باوجود اس انہماک کے اور باوجود اس دنیا میں ایسے رنگ میں مشغول رہنے کے کہ لوگ سمجھتے ہوں یہ ایک لوہار ہے۔ جو لوہارے کے کام میں مصروف ہے۔ یا ایک سنار ہے۔ جو زرگری کے کام میں مصروف ہے۔ یا ایک معمار ہے جو معماری کے کام میں مشغول ہے۔ یا ایک ڈاکٹر ہے جو ڈاکٹری کے کام میں مشغول ہے اس کے دل کی آسمان پر آنکھیں آسمان پر اپنے محبوب کی طرف ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی یاد کسی لحمہ میں بھی اس کے دل سے محو نہیں ہوتی۔ یہ وہی اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء کا نمونہ ہے۔ کہ اس کی جڑیں ایک طرف زمین میں گہری چلی جاتی ہیں اور دوسری طرف اس کا دل ہر وقت آسمان پر

اپنے محبوب کے پاس

ہوتا ہے۔ وہ حیوان بھی ہے۔ یعنی وہ دوسروں کے ساتھ مل کر اپنی نسلیں پیدا کرتا اور بڑھاتا ہے بلکہ یہ صفت اس حد تک اس کے اندر پائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے افکار اور خیالات بھی دوسروں تک پہنچاتا۔ اور ان کو اپنے افکار اور خیالات کا قائل بنا لیتا ہے۔ اس طرح وہ روحانی نسل کے بڑھانے میں ایک ممتاز اور یگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ جسمانی نسل کے بڑھانے میں تو ایک کتا اور بلا اور لومڑ بھی انسان کے شریک ہیں۔ مگر روحانی نسل کے بڑھانے میں انسان کا کوئی شریک نہیں۔ وہ درندہ صفت انسانوں کو لیتا اور انہیں بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے کمالات تک پہنچا دیتا ہے۔ وہ کلب صفت انسانوں کو لیتا اور ان کو ترقی دیتے دیتے نیکی اور

پاکیزگی کے بلند ترین مقام

تک پہنچا دیتا ہے۔ غرض درندے چرندے حیوانات اور بہائم ایک کامل انسان کے پاس آکر اپنی شکل بالکل تبدیل کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہی لوگ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی بدتر۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کامل انسانوں کے پاس آتے ہیں۔ تو ان کی ایسی کایا پلٹ جاتی ہے۔ کہ وہ انسانوں کے لئے بھی قابلِ رشک بن جاتے ہیں۔ پہلے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ انسانوں کے لئے بھی قابلِ رشک ہو جاتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے انسان میں ساری صفات رکھی ہیں۔ یہ

انسان کا اپنا قصور

ہوتا ہے کہ وہ ان صفات سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اگر فائدہ اٹھائے۔ تو یقیناً وہ ترقی کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جائے۔ کہ فرشتے بھی اس پر رشک کرنے لگ جائیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا ایسا محبوب بن جائے۔ کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اس کے مقابلہ میں دنیا کی کسی چیز کی پروا نہ کریں۔ مگر ضرورت ہے قربانی کی۔ ضرورت ہے محنت کی۔ ضرورت ہے اخلاص اور محبت کی۔ بہت لوگ دنیا میں آتے ہیں۔ اور اپنی عمریں ضائع کر کے چلے جاتے ہیں۔ نہ وہ صحیح محنت کرتے ہیں۔ نہ صحیح جدوجہد سے کام لیتے ہیں۔ نہ اپنے

اوقات کا صحیح استعمال

کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی عمر سے صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ بہت لوگ کام تو کرتے ہیں۔ مگر دن رات میں تین چار گھنٹے سے زیادہ نہیں کرتے ان کا کچھ وقت سونے میں گذر جاتا ہے۔ کچھ کھانے پینے میں گزر جاتا ہے۔ کچھ کپڑے بدلنے میں گزر جاتا ہے۔ کچھ قیلولہ کرنے میں گزر جاتا ہے۔ کچھ پاخانہ پیشاب میں گذر جاتا ہے۔ کچھ ورزش میں گذر جاتا ہے۔ کچھ دوستوں کے ساتھ گپیں ہانکنے میں گذر جاتا ہے۔ اور اصل وقت جو وہ کام پر صرف کرتے ہیں۔ وہ دو تین گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا۔ دفاتر میں عموماً ۵ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ مگر ان پانچ گھنٹوں میں سے بھی

ملازم پیشہ لوگ

اڑھائی گھنٹے ضائع کر دیتے ہیں۔ دفتر جائیں گے تو بجائے کام کرنے کے کبھی کاغذ اٹھا اٹھا کر پھاڑنے لگ جائیں گے۔ کبھی میز صاف کرنے لگ جائیں گے۔ کبھی سیاہی کو غور سے دیکھنے لگ جائیں گے۔ کبھی گپیں ہانکنے لگ جائیں گے اس طرح بہت سے لوگ پانچ گھنٹوں میں سے بھی نصف وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اسی لئے ان کا ذہن ترقی نہیں کرتا۔ اور نہ وہ قوم کے لئے کارآمد وجود ثابت ہوتے ہیں۔ کارآمد لوگ

زیادہ سے زیادہ کام

کرتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ وقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کا دماغ ہر وقت ترقی کرتا رہتا ہے اور وہ قوم کے لئے اعلیٰ درجہ کے خدمتگذار ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے۔ کیونکہ دنیا ان پر حکم نہیں چلاتی۔ بلکہ وہ دنیا پر حکم چلاتے ہیں۔ اور ان میں یہ قابلیت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے ماحول کو بدل کر رکھ دیں۔ درحقیقت دنیا میں

دو قسم کے لوگ

ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں یہ قابلیت ہوتی ہے کہ وہ اپنے ماحول کو بدل دیں۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ماحول کو بدلنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ ادنیٰ قسم کے ہوتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ان دونوں کے درمیان ہوتے ہیں گویا اگر غور سے کام لیا جائے۔ تو دنیا میں تین قسم کے لوگ نظر آئیں گے۔

(۱) کچھ لوگ تو ماحول کے ماتحت ہوتے ہیں۔ انہیں اس ماحول میں سے نکال دو۔ تو ان کی کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔

(۲) کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ہر ماحول کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ انہیں کسی ماحول میں لے جاؤ۔ وہ اپنی پہلی حالت کو قائم کر لیتے یا اس سے بہتر حالت اختیار کر لیتے ہیں۔

(۳) کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ماحول کو بدل کر اسے اپنے مطابق بنا لیتے ہیں۔ انہیں کہیں ڈال دو۔ دنیا کے کسی خطہ میں پھینک دو۔ انہیں اسکی پروا نہیں ہوتی۔ وہ

ہر ماحول کو بدل کر

اسے اپنے منشار کے مطابق بنانے کی کامل استعداد اور قابلیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جیسے سورج نکلتا ہے۔ تو وہ خود ہی نہیں نکلتا۔ بلکہ دنیا کے گوشے گوشے اور در و دیوار کو منور کر دیتا ہے۔ چاند نکلتا ہے تو وہ آپ ہی نہیں نکلتا بلکہ دنیا کو بھی روشن کر دیتا ہے۔ ہوائیں چلتی ہیں تو وہ آپ ہی نہیں چلتیں بلکہ ساری چیزوں کو ہلانے لگ جاتی ہیں۔ زلزلے آتے ہیں تو ان کے ذریعہ زمین کے اندر صرف ایک رو ہی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ عمارتیں اور مکان بھی ہلنے لگ جاتے ہیں۔ غرض طاقتور چیز میں

یہ خصوصیت

ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے ماحول کو بھی بدل کر رکھ دیا کرتی ہے۔ درمیانی درجہ کی چیز وہ کہلاتی ہے۔ جو ہر ماحول میں اپنی پہلی حالت کو قائم کر لیتی یا اس سے بہتر حالت اختیار کر لیتی ہے۔ اور ادنیٰ درجہ کی چیز وہ ہوتی ہے۔ جسے اس کے ماحول سے بدل دو۔ تو وہ سوکھ کر رہ جاتی ہے۔ مگر

اصل کارآمد وجود

وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو ہر قسم کے ماحول کو بدل کر اپنے منشار کے مطابق ماحول بنانے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اس سے نیچے اتر کر وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں کسی ماحول میں ڈال دیا جائے۔ وہ اپنی پہلی حالت قائم کر لیتے ہیں۔ اور ادنیٰ ترین لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جن کے لئے ایک ماحول سے دوسرا ماحول اختیار کرنا سخت متعذر ہوتا ہے۔ جیسے گول کیک دوسرا ماحول اختیار نہیں کر سکتا۔ اگر ایک گول کیک تم کسی دوسرے برتن میں ڈالو۔ تو وہ اس کے مطابق اپنی شکل اختیار نہیں کریگا۔ بلکہ اس کے گوشے ادھر ادھر سے ٹوٹ جائیں گے۔ اور اسکی شکل ویسی ہی رہے گی۔ جیسے پہلے تھی۔ اس کے مقابلہ میں جو چیز بدلے ہوئے ماحول میں اس سے فائدہ اٹھانے لگتی ہے۔ وہ درمیانی درجہ کی چیز ہوتی ہے۔ اور اسکی مثال ایک تخمی درخت کی سی ہوتی ہے

درخت کی گٹھلی

لگائی جاتی ہے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے اکھیڑ کر اسے دوسری جگہ لگایا جاتا ہے۔ پھر وہاں سے اکھیڑ کر اسے تیسری جگہ لگایا جاتا ہے۔ اور یہ بار بار اکھیڑنا اور دوسری جگہ لگانا مضر نہیں ہوتا بلکہ ماہر باغبان جانتے ہیں۔ کہ اعلیٰ سے اعلیٰ پھل وہی درخت دیتا ہے۔ جسے کم از کم چھ دفعہ ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگایا گیا ہو۔ پہلے وہ گٹھلی لگاتے ہیں۔ اور جب چھ ماہ کا عرصہ اس پر گذر جاتا ہے۔ تو اس گٹھلی کو اکھیڑ کر دوسری جگہ بو دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے بعد اس پودے کو وہاں سے بھی اکھیڑ کر تیسری جگہ لگایا جاتا ہے۔ اور جب پھر چھ ماہ گذر جاتے ہیں۔ تو اسے وہاں سے اکھیڑ کر چوتھی جگہ لگایا جاتا ہے۔ اور پھر چھ ماہ گذرنے پر اسے پانچویں جگہ لگایا جاتا ہے۔ اور مزید چھ ماہ گذرنے پر اسے چھٹی جگہ لگایا جاتا ہے۔ اس طرح بار بار اسکی جگہ تبدیل کی جاتی ہے۔ اور جب کم از کم چھ دفعہ کسی درخت کی جگہ کو تبدیل کیا جائے۔ تب اس کا پھل

نہایت میٹھا اور لذیذ

ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہر باغبان تخمی آم اور تخمی پودوں کی جگہ بار بار بدلتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جب تک بار بار درخت کی جگہ کو بدلا نہیں جائیگا۔ کبھی اچھا پھل نہیں آسکے گا۔ بلکہ جب تک

پیوند کا طریق

نہیں نکلا تھا۔ درخت سے اسی قسم کا درخت پیدا کرنے کے لئے یہی طریق اختیار کیا جاتا رہا تخمی درخت کبھی اس قسم کا پھل نہیں دیتا جس قسم کی گٹھلی ہوتی ہے۔ مثلاً لنگڑے آم کی گٹھلی یا ثمر بہشت کی گٹھلی لگاؤ۔ تو ضروری نہیں کہ اس کے نتیجہ میں لنگڑا یا ثمر بہشت ہی پیدا ہو۔ حیوانوں میں تو یہ

قاعدہ ہوتا ہے

کہ کتے کا بیٹا کتا ہی ہوتا ہے۔ مگر درختوں میں یہ قاعدہ نہیں۔ درخت بالعموم اور نسل کا ہوتا ہے۔ اور اسکی گٹھلی کے ذریعہ جو درخت نکلتا ہے۔ وہ اور نسل کا ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہر دفعہ اسکی اپنی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ اور مٹی کی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے جو چیز نکلتی ہے وہ اصل سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ہو سکتا ہے۔ کہ جو گٹھلی تم نے بوئی ہے۔ وہ تو میٹھے آم کی ہو۔ اور نکل آئے کھٹا آم۔ یا گٹھلی کھٹے آم کی ہو اور نکل آئے میٹھا آم۔ یا جس پھل کی تم نے گٹھلی بوئی ہے۔ وہ تو بہت چھوٹا سا ہو۔ مگر اس کے

نتیجہ

میں بڑا پھل پیدا ہو۔ یا تمہارے پھل کا قد تو بہت بڑا تھا۔ مگر زمین سے ایسا درخت پیدا ہو۔ جس کا پھل بہت چھوٹا ہو۔

لیکن اگر جگہ بدل دی جاتے تو ایک خاص نسبت ایسے آموں کی ہوتی ہے۔ جو اپنی اصل شکل پر ظاہر ہوتے ہیں۔ جب تک

پیوند کا طریق

جاری نہیں ہوا تھا اس وقت تک آموں کو اصل شکلوں پر لانے کے لئے یہی طریق مروج تھا کہ چھ چھ سات سات آٹھ آٹھ دس دس جگہ پودے کو بدلتے چلے جاتے تھے میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے۔ مجھے ایک خاص قسم کے آم کی تلاش تھی۔ مگر جس شخص کے پاس اُس آم کا درخت تھا وہ پیوند نہیں دیتا تھا۔ آخر میں نے ایک دوست کو لکھا کہ مجھے فلاں قسم کا کچھ پھل بھیج دیں۔ انہوں نے بارہ آم بھیج دئے۔ ان میں سے کچھ تو رستہ میں ہی سڑ گئے۔ صرف چھ آم سلامتی کے ساتھ پہنچے۔ میں نے سندھ میں وہ لگوادئے اور ہدایت کی کہ پانچ پانچ چھ چھ دفعہ ہر پودے کی جگہ بدلی جائے۔ اب اس کے پودے نکلے ہیں۔ اور دو تین نے پھل بھی دئے ہیں۔ ایک نے تو ناقص پھل دیا ہے۔ مگر ایک بالکل اپنے اصلی پھل کے طور پر پھل دینے لگ گیا ہے اور تیسرا بہت حد تک اس کے مشابہ ہے۔ ممکن ہے ایک دو سال تک اس کا پھل بھی اصل پھل کے مشابہ ہو جائے۔ تو جگہ بدلنا درخت کے لئے نہایت ضروری چیز سمجھا گیا ہے اور اسی سے اس کی اندرونی قابلیتوں کا پتہ چلتا ہے

فلسفہ کا مسئلہ

ہے کہ Survival of the Fittest

یعنی جتنی قابلیت کسی چیز میں ہو گی۔ اتنی ہی وہ محفوظ رہے گی۔ مثلاً جتنا تندرست بچہ ہو گا اتنا ہی وہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اور جتنا تندرست پودہ ہو گا۔ اتنا ہی وہ حوادث دہر کا آسانی سے مقابلہ کر سکے گا۔ اس کے مقابلہ میں بیمار بچہ۔ اور بیمار درخت وباؤں اور بیماریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور جب بیماری کے مقابلہ کی ان میں طاقت نہیں ہو گی۔ تو لازماً وہ مریں گے بھی زیادہ۔ غرض

Survival of the Fittest کی رو سے جو چیز جگہ

بدلتی اور اپنے آپ کو قائم رکھتی ہے۔ اس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ اس میں بڑھنے کی قابلیت پائی جاتی ہے۔ اور اس میں ہمت اور استقلال کا بھی مادہ ہے۔ اس وقت سارے مسلمانوں پر

ایک مصیبت کا دور

آیا ہوا ہے۔ اور ہم بھی اس دور میں سے گذر رہے ہیں۔ مگر یہ کوئی عجیب بات نہیں اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے درخت اپنی جگہ سے اکھیڑے جاتے اور پھر دوسری جگہ اس لئے لگائے جاتے ہیں کہ ان کا پھل پہلے سے زیادہ لذیذ اور میٹھا ہو۔ اس وقت دنیا نے دیکھنا ہے کہ ہماری پہلی ترقی آیا اتفاقی تھی۔ یا محنت اور قربانی کا نتیجہ تھی۔ اگر تو وہ اتفاقی ترقی تھی اور ہماری محنت اور قربانی کا اس میں کوئی دخل نہیں تھا۔ تو یہ یقینی بات ہے۔ کہ ہم دوبارہ اپنی جڑیں زمین میں قائم نہیں کر سکیں گے۔ اور اگر پہلی ترقی اتفاقی نہیں تھی۔ بلکہ خدا تعالے کے فضل اور ہماری کوششوں اور محنتوں اور قربانیوں کا نتیجہ تھی۔ تو پھر یہ

یقینی بات ہے

کہ موجودہ مصیبت ہمارے قدم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ بلکہ اس کے ذریعہ سے ہماری جڑیں اور بھی پاتال میں چلی جائیں گی۔ اور ہماری شاخیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں گی۔ یہ امر ظاہر ہے کہ خدا تعالے کے

دو قسم کے فضل

ہوا کرتے ہیں۔ ایک رحمانیت والا۔ اور ایک رحیمیت والا ایک فضل وہ ہوتا ہے۔ جو بغیر انسانی کوشش اور جد وجہد کے محض اللہ تعالے کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ جیسے ابوجہل کیسا گندہ اور ناپاک وجود تھا۔ مگر پھر بھی اسے قوم کی سرداری مل گئی۔ قوم کی سرداری اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ مگر یہ نعمت ابوجہل کو کیوں ملی اس لئے نہیں کہ اس کی کوشش اور محنت کا اس میں دخل تھا۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالے نے اپنی رحمانیت کا ابوجہل سے بھی سلوک کیا اور اسے اس نعمت سے حصہ دیدیا۔ لیکن اللہ تعالے کے بعض فضل ایسے ہوتے ہیں جو

صفت رحیمیت کے ماتحت

نازل ہوتے ہیں ان میں یہ شرط ہوتی ہے کہ انسان کوشش کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کی امید رکھے۔ اس طرح ہماری گذشتہ ترقیات اگر ہمارے اعمال سے وابستہ تھیں اور خدا تعالے کی صفت رحیمیت نے ہمیں ترقی عطا فرمائی تھی تو یہ لازمی بات ہے کہ جیسے اچھا درخت دوسری جگہ اور بھی میٹھا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہم

احمدیت کا درخت

ایسے طور پر لگائیں گے کہ اس کا پھل پہلے سے بھی زیادہ لذیذ اور میٹھا پیدا ہونے لگے گا لیکن اگر ہم میں یہ قابلیت نہ ہوگی۔ کہ ہم نئے ماحول میں اپنے لئے اعلیٰ مقام بنا سکیں تو جیسے کمزور پودہ جب دوسری جگہ لگایا جاتا ہے تو وہ پنپ نہیں سکتا۔ اسی طرح ہماری حالت ہو گی اور ہم کبھی ترقی نہیں کر سکیں گے۔ پس ہماری جماعت کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں اور نئے حالات میں۔

نئے جوش اور نئے ولولہ سے

کام کرنا چاہیئے۔ دیکھو تمہارا یہ دعوے تھا کہ تم تمام دنیا کو فتح کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہو اور تمہارا یہ دعوے تھا کہ دنیا کی تمام قومیں احمدیت سے برکت حاصل کریں گی۔ تم اس دعوے کو اپنے سامنے رکھو اور پھر

سوچو اور غور کرو

کہ تمہیں اپنے اندر کتنی بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے کتنے بڑے عزم اور کتنے بڑے حوصلہ کی ضرورت ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرا جانا اور عورتوں کی طرح رونے بیٹھ جانا یہ کسی مومن کے شایان شان نہیں ہوتا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہماری جماعت پر اس وقت ایک مصیبت آئی ہے۔ لیکن یہ مصیبت ایسی نہیں جس کی اللہ تعالے کی طرف سے ہمیں پہلے سے خبر نہ مل چکی ہو بلکہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رویا

اس طرف صریح طور پر اشارہ کر رہا تھا اور گو اس رویا کے اور معنے ہماری جماعت پہلے کرتی رہی ہے اور وہ معنے بھی اپنی جگہ پر درست تھے مگر اس کے دوسرے معنے بھی ہو سکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ ہم ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس رویا میں اسی زمانے کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہو۔ جب قادیان کے آسمان اور زمین کو دشمن نے بدل دینا تھا اور بتایا گیا ہو کہ تم اپنے لئے ایک آسمان اور زمین بناؤ گے مگر دشمن اسے تباہ کر دے گا اس کے بعد اللہ تعالے ہمیں پھر توفیق دے گا کہ تم ایک

نیا آسمان اور نئی زمین

بناؤ۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اب وہی وقت آگیا ہے جب ہمیں ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی ضرورت ہے۔ لیکن فرض کرو۔ یہ پیشگوئی اس وقت کے لئے نہیں۔ تب بھی ایک بیٹا اپنے

باپ کی صفات

اپنے اندر ضرور رکھتا ہے۔ اگر ایک کتورہ اپنے باپ کی خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر ایک بکرا اپنے باپ کی خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو کیا اشرف المخلوق انسان اور پھر ایسا انسان جو کہتا ہے کہ میں دنیا کو فتح کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ جس کا یہ دعوے ہے کہ وہ خدا اور بندے کی صلح کے لئے مامور ہے۔ اور جس نے اس زمانہ میں ایک نبی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ وہ اپنے

روحانی باپ کی خصوصیات

اپنے اندر نہیں رکھے گا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرماتے ہیں کہ آؤ ہم ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائیں تو مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے کیوں اس قابل نہیں ہو سکتے کہ وہ دنیا کو ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنا کر دکھا دیں اور یقیناً وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کی جائے اور محنت سے کام لینے کی عادت ڈالی جائے سست رہنا۔ اپنے فرائض سے غافل رہنا اور وقت کو ضائع کر دینا یہ بہت بڑی آفت ہوتی ہے۔ اس آفت سے نکلنے کی

کوشش کرو

اور ان بہادروں میں اپنے آپ کو شامل کرو۔ جو دنیا کو تبدیل کر دیا کرتے ہیں۔ خدا تعالے تم سے اس وقت یہ کام لینا چاہتا ہے۔ اور جب خدا کسی سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو وہ اس میں اُس کام کی قابلیت بھی ضرور رکھتا ہے ہاں جب وہ قوم خدا تعالے سے اپنا منہ بالکل موڑ لے تو پھر اللہ تعالے اسے تباہ کر دیتا اور اس کی جگہ ایک نئی قوم لے آتا ہے۔ جیسے اللہ تعالے

قرآن کریم میں

مسلمانوں سے فرماتا ہے کہ اگر تم ہمارے رسول کا ساتھ نہیں دو گے تو اللہ تعالے ایک اور قوم لے آئے گا۔ اور تمہیں اس ثواب سے محروم کر دے گا۔ لیکن جب تک کوئی قوم تھوڑا بہت بھی کام کرتی ہے۔ خدا تعالے کی مدد اسے حاصل رہتی ہے۔ بشرطیکہ وہ رضا بالقضا کی عادت ڈال لے اور سمجھ لے کہ وہ ایک آلہ اور ہتھیار ہے۔ اور خدا تعالے کا اختیار ہے کہ وہ جس طرح چاہے اس سے کام لے یہی اصل ایمان کی علامت ہوتی ہے اور اسی ایمان کے نتیجہ میں اللہ تعالے کے فضل نازل ہوتے ہیں۔

حضرت امام حسن رضؓ کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ

سے ایک دفعہ سوال کیا۔ کہ کیا آپ کو مجھ سے محبت ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے سوال کیا کہ کیا آپ کو خدا تعالےٰ سے محبت ہے؟ حضرت علیؓ نے کہا ہاں اللہ تعالےٰ سے بھی محبت ہے حضرت امام حسن رضؓ نے کہا۔ پھر تو آپ نعوذ باللہ مشرک ہوئے آپ خدا تعالےٰ سے بھی محبت کرتے ہیں۔ اور مجھ سے بھی۔ حضرت علی رضؓ نے جواب دیا۔ میں مشرک ہرگز نہیں۔ بے شک مجھے خدا تعالےٰ سے بھی محبت ہے۔ اور تم سے بھی۔ لیکن اگر یہ دونوں باتیں کسی وقت ٹکرا جائیں۔ تو میں تمہاری محبت کی ذرا بھی پروا نہیں کرونگا۔ بلکہ اسے بے کار سمجھ کر الگ پھینک دونگا

پس یہ ایک غلط خیال ہے۔ جو بعض لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ کامل انسان وہ ہوتا ہے۔ جسے کسی سے محبت نہ ہو۔ پیار نہ ہو۔ یا وہ کسی دکھ پر غم محسوس نہ کرتا ہو

احادیث میں

آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک نواسہ ایک دفعہ شدید بیمار ہوا اور اس کی حالت بگڑتی چلی گئی۔ آخر ایک دن جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجلس میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی بیٹی نے آپ کو اطلاع بھجوائی۔ کہ لڑکے کی حالت

سخت نازک

ہے۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے تشریف لائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت کسی سے گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ نے کلام کو قطع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور پیغامبر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ کی لڑکی نے پھر پیغام بھجوایا۔ کہ حالت زیادہ خراب ہے جلدی تشریف لائیں۔ مگر آپ نے پھر بھی توجہ نہ فرمائی۔ آخر تیسری دفعہ پھر پیغام آیا جب تیسری دفعہ پیغام آپ کے پاس پہنچا۔ تو آپ لڑکے کی حالت دیکھنے کے لئے اندر تشریف لے گئے۔ جب آپ گئے۔ اس وقت لڑکے پر نزع کی حالت طاری تھی۔ آپ نے بچے کو ہاتھ میں اٹھا لیا۔ اور آپ کی

آنکھوں میں آنسو

آ گئے۔ ایک صحابی جو آپ کے ساتھ ہی کھڑے تھے۔ انہوں نے آپ کو روتے دیکھا۔ تو حیران ہو کر کہا یا رسول اللہ آپ خدا کے رسول ہو کر ایک بچے کی موت پر روتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے میرے دل میں شفقت اور رأفت پیدا فرمائی ہے۔ اگر تمہارا دل ان جذبات سے عاری ہے۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ تو جہاں تک

جذبات کا سوال

ہے۔ کوئی نبی اور ولی اور بزرگ جذبات سے عاری نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر نبی ہر ولی اور ہر بزرگ خوشی سے خوشی اور غم سے غم محسوس کرتا ہے۔ اور جو شخص ایسا کہتا ہے۔ کہ فلاں بزرگ یا فلاں صوفی غم سے غم اور خوشی سے خوشی محسوس نہیں کرتا۔ وہ بزرگ اور صوفی نہیں۔ بلکہ مکار اور فریبی اور دھوکے باز انسان ہے۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء بھی اور صدیق شہید اور صالح بھی سب تکلیف پر تکلیف اور غم پر غم اور خوشی پر خوشی محسوس کرتے ہیں۔ جو چیز انہیں

دوسروں سے ممتاز

کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی مرضی کے کامل طور پر تابع کر دیتے ہیں۔ گویا اکیلا غم ان پر کبھی نہیں آتا۔ بلکہ ہر غم کے ساتھ خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری کا احساس بھی ان کے دلوں میں تازہ ہو جاتا ہے۔ پس تم اپنے قلوب میں تبدیلی اپنے ارادوں میں پختگی اور اپنے کاموں میں استقلال پیدا کرو۔ تا خدا تعالےٰ کے سامنے بھی ہمارے

ایمان کا مظاہرہ

ہو۔ اور دنیا کے سامنے بھی ہم جلد سے جلد اپنی جڑیں زمین کی پاتال تک پہنچا کر اسے دکھا سکیں۔ کہ ہمارا درخت پہلے سے بہت زیادہ اونچا ہو گیا ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں گو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم

قادیان کا خیال

اپنے دل سے نکال دیں گے۔ وہ ہماری چیز ہے۔ اور یقیناً ہمیں مل کر رہے گی۔ لیکن ہم ایسے بزدل بھی نہیں۔ کہ اپنی کمر ہمت توڑ کر بیٹھ جائیں۔ ہم اپنے یار وفادار کے غدار نہیں ہیں۔ کہ جب اس نے ہم پر ایک مصیبت نازل کی ہے۔ تو بجائے خوشی سے اس کو قبول کرنے کے ہم عورتوں کی طرح بیٹھ کر قادیان کو روتے رہیں۔ قادیان کو قادیان والا سنبھالیگا۔

ہمارا کام

یہ ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور اس کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو اس طرح قربان کر دیں۔ اور اسلام کی خدمت اور اس کے دوبارہ احیاء کے لئے اپنے آپ کو اس طرح وقف کریں۔ کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے امکانات زیادہ سے زیادہ روشن ہو جائیں۔ اور اسلام کا جھنڈا اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا کے ہر ملک اور ہر گوشہ میں لہراتا ہوا نظر آئے۔ آمین اللّٰھم آمین

لاہور کے خریداران الفضل کے لئے نیا انتظام

احباب لاہور کو جلد از جلد پرچہ پہنچانے کے لئے ایک سائیکلسٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو صبح کی نماز سے پہلے پرچہ تقسیم کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور آٹھ نو بجے صبح تک تقسیم کا کام ختم کر دیتا ہے۔ بعض احباب کے جو پتے پرچہ بذریعہ ڈاک جانے کے لئے ہمارے پاس درج ہیں۔ ان پر ہمارے اس کارکن کو ان کے مکان نہیں ملے۔ اس لئے انہیں فی الحال پرچہ بذریعہ ڈاک ہی بھیجا جا رہا ہے۔ ایسے دوست ازراہ نوازش اپنی قیام گاہوں کے پورے پتے دفتر الفضل میں جلد از جلد بھجوا دیں ؛

ماڈل ٹاؤن اور لاہور چھاؤنی کے لئے ایک دوسرے سائیکلسٹ کا انتظام زیر غور ہے۔ انتظام ہونے پر ان دوستوں کو بھی صبح سویرے پرچہ مل جایا کرے گا۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ اپنوں اور غیروں میں الفضل کی خریداری کے اضافہ کے لئے خاص سعی کریں؛

(مینیجر)

ریاست کشمیر کے بیشتر حصہ پر آزاد حکومت کا قبضہ ہو گیا

تمام اقوام کے نوجوانوں کو آزاد فوج میں بھرتی ہونے کی دعوت عام

سرینگر ۲۹ر اکتوبر کشمیر کی عارضی آزاد گورنمنٹ کے لیڈر سردار ابراہیم نے پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اب ریاست کشمیر کا بیشتر حصہ ہمارے قبضہ ہو چکا ہے۔ سردار صاحب نے دہلی میں شیخ عبد اللہ کی غلط بیانی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ کہ کشمیر کے لوگ صدیوں تک ڈوگرہ راج کے ظلموں کا تختۂ مشق بنے رہے ہیں۔ اب شیخ عبد اللہ نے کشمیر کے محبان وطن کو ڈاکو اور دلیٹرے کا نام دے کر ان کے خلاف دہلی سے امداد کی درخواست کی ہے۔ ڈوگرہ فوجوں نے ریاست میں اودھم مچا رکھا ہے۔ انہوں نے بے شمار دیہات کو لوٹا جلایا۔ لوگوں کو اندھا دھند قتل کیا عورتوں کی بے عزتی کی۔ اب کشمیر کے لوگ مزید طاقتِ برداشت نہ رکھتے ہوئے اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اس بات کو شیخ عبد اللہ بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ اب ہماری فوجیں سرینگر سے صرف ۲ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں گاؤں کے بعد گاؤں فتح ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ڈوگرہ فوجیں بھاگ رہی ہیں۔ ہر جگہ ہماری فوجوں کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ کشمیر اسمبلی کے [illegible] کی ہمدردی ہمارے ساتھ ہے۔ اس وقت ریاست میں نمائندہ حکومت ہم ہی ہیں۔

سردار صاحب نے مزید کہا۔ کہ رعایا کو راجہ ہری سنگھ پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔ اس لئے انہوں نے ہندوستان سے سکھ اور انڈین فوج کی امداد طلب کی ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ وہی شیخ عبد اللہ جو کسی وقت اس مطلق العنان راجہ کے خلاف "کشمیر چھوڑ دو" کے نعرے لگایا کرتا تھا۔ اب اس کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ہمیں اس بات کی حیرانگی ہے۔ کہ پنڈت نہرو صاحب بھی ریاست کے عوام کے خلاف کھڑے ہونے والے ظالموں کی حمایت کر رہے ہیں۔ ریاست کشمیر کو انڈین یونین کے ساتھ ملانے کے لئے یہ چال چلی جا رہی ہے۔ جو کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ ریاست کی کثرت آبادی مسلمانوں کی ہے۔ جن کی دلی خواہش پاکستان کے ساتھ شامل ہونے کی ہے۔ پس ہم پنڈت نہرو سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ظالم کی حمایت کر کے اپنی نیکنامی پر دھبہ نہ لگائیں۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ حکومت پاکستان کی طرف سے کسی قسم کی بھی امداد نہیں پہنچ رہی تمام محبان آزادی سے میری اپیل ہے۔ کہ وہ ہماری مدد کریں۔ اور ہماری حکومت کو ریاست کی نمائندہ حکومت تسلیم کریں ہم جمیع اقوام کے نوجوانوں کو ریاست کے انٹرنیشنل برگیڈ میں بھرتی ہو کر ملک کی خدمت کرنے کی دعوت عام دیتے ہیں۔

پٹھان کشمیر پر کسی بیرونی حملے کو برداشت نہیں کریں گے

وزیر اعظم سرحد کا بیان

پشاور ۲۹ر اکتوبر۔ خان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد نے کشمیر کی ہندوستان میں شمولیت کے اعلان پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا چونکہ ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ اور مسلم عوام کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کے حق میں ہیں۔ اس لئے کشمیر بہرحال پاکستان کا حصہ ہے۔ ہم کبھی بھی اس کا ہندوستان سے الحاق برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا۔ کہ جب تک ایک پٹھان بھی زندہ ہے۔ کشمیر پر کسی بیرونی حملہ کو برداشت نہیں کیا جائیگا۔ کشمیر میں ہندوستانی فوج کا داخلہ پاکستان ہی نہیں۔ بلکہ تمام عالم اسلام کو ایک زبردست چیلنج ہے۔ پاکستان کو محاصرہ میں لینے کی کوشش کو ہم ہر ممکن طریق سے ناکام بنا کر رہیں گے۔ خواہ اس کے لئے کتنی ہی قیمت ادا کرنی پڑے۔

خان عبد القیوم خان نے افغانستان۔ ایران۔ اور عرب حکومتوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس نئے خطرے کا متحد ہو کر مقابلہ کریں۔ اور اس طرح دنیا پر واضح کر دیں۔ کہ مسلم قوم پر ہندو سرمایہ داری کا یہ حملہ قطعاً برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

ریاست کشمیر کے انڈین یونین کے ساتھ ملنے کے فیصلہ کو حکومت پاکستان رد کر دیگی

کراچی ۲۹ر اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے ایک سرکاری ترجمان نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ اب یہ بات فیصلہ شدہ ہی سمجھنی چاہیئے۔ کہ حکومت پاکستان ریاست کشمیر کے انڈین یونین کے ساتھ ملنے کے فیصلہ کو رد کر دیگی اگر ریاست جوناگڑھ کے حکومت پاکستان کے ساتھ ملنے کے فیصلہ کو حکومت ہندوستان رد کر سکتی ہے تو ریاست کشمیر کے انڈین یونین کے ساتھ ملنے کے فیصلہ کو حکومت پاکستان رد کرنے کا بدرجہ اولیٰ حق رکھتی ہے۔ کیا بلحاظ حدود ریاست کی جغرافیائی حیثیت کے۔ اور کیا بلحاظ جذبات عامہ کے کشمیر کو پاکستان کے ساتھ ہی ملنا ضروری ہے۔ مہاراجہ کا اچانک اعلان اپنے اندر کوئی اچنبا نہیں رکھتا کیونکہ حکومت ہندوستان اور مہاراجہ کے درمیان جو گذشتہ چند ہفتوں سے خفیہ خط و کتابت ہو رہی تھی۔ اس کا کراچی کے سیاسی حلقہ کو خوب اچھی طرح علم تھا۔ صرف ریاست حیدر آباد کا معاملہ اس اعلان کے التوا کا باعث بن رہا تھا۔ ریاست کشمیر کے وزراء دہلی میں تو بار بار جاتے رہے۔ مگر حکومت پاکستان کے پاس ان کی طرف سے ایک بھی ذمہ دار نمائندہ نے آنے کی تکلیف گوارا نہیں کی جو اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ حکومت پاکستان کو اس اہم معاملہ میں دخل دینے سے عمداً دور رکھا گیا ہے۔ حکومت پاکستان سے یہ بات پوشیدہ نہیں۔ کہ ریاست کی مسلمان رعایا کو تباہ و برباد کرنے کیلئے ریاست کی ڈوگرہ پولیس اور ملٹری کی مدد کیلئے ہندو سکھ جتھوں اور آر۔ ایس۔ ایس کے لوگوں

ڈسٹرکٹ بورڈ کے صدر غیر سرکاری افراد ہونگے

لاہور ۲۹ر اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ تمام ڈسٹرکٹ بورڈ کے صدر غیر سرکاری ہوں گے۔ غیر سرکاری صدر منتخب کرنے کے لئے بہت جلد ضروری کاروائی کی جا رہی ہے۔ حکومت نے تمام موجودہ مصالحتی بورڈ بھی توڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہندوستانی لیڈروں کے باہمی مشورے

نئی دہلی ۲۹ر اکتوبر:۔ آج سہ پہر مسٹر گاندھی نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے گورنمنٹ ہاؤس میں اور مہاراجہ پٹیالہ نے سردار پٹیل سے ملاقات کی۔

دہلی میں ریاست کشمیر کے مسئلہ پر بحث و تمحیص

دہلی ۲۹ر اکتوبر:۔ ریاست کشمیر کے حالیہ فسادات کے تعلق میں دہلی میں گرما گرم بحث و مباحثات ہو رہے ہیں۔ آج صبح لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ سردار پٹیل نے بھی اس میں شرکت کی۔ بعد دوپہر شیخ محمد عبد اللہ اور مسٹر دوارکا ناتھ کچرو جو آج ہی جموں میں مہاراجہ کشمیر سے ملکر آئے ہیں پنڈت نہرو سے ملے۔

روئی کی برآمد پر کوئی پابندی نہیں ہے

کراچی ۲۹ر اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پاکستان سے خام روئی کی برآمد پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے۔ روئی کی تجارت سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو ضروری لائسنس حاصل [illegible] کرنے کیلئے ایکسپورٹ ٹریڈ کنٹرولر سے درخواست کرنی چاہیئے۔

پناہ گزینوں کے نقصانات درج کرنیکا انتظام

سرکاری اعلان

عامۃ الناس کی اطلاع کے لئے بالعموم اور مہاجرین کے لئے بالخصوص مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت مغربی پنجاب نے پناہ گزینوں کے ان نقصانات کو درج رجسٹر کرنے کے لئے جو انہوں نے گذشتہ فسادات پنجاب و ریاست ہائے دیگر مقامات میں برداشت کئے ہیں۔ ایک دفتر قائم کیا ہے۔ جو فلیٹ نمبر ۵ حصہ زیریں ڈاکٹر مہاراج کرشن بلڈنگ نمبر 3 ٹمپل روڈ لاہور پر واقع ہے۔ اس دفتر کا انچارج ایک افسر ہوگا۔ جو رجسٹرار رفیوجی پراپرٹی کلیمز کے نام سے موسوم ہوگا۔ اور وہ ری ہیبلی ٹیشن کمشنر صاحب کے ماتحت ہوگا سو مہاجرین جو اپنے نقصانات کو درج رجسٹر کرانا چاہیں سو وہ دفتر مذکور یا اپنے حلقہ رہائش کے پٹواری یا قانونگو سے اس مقصد کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور خانہ پری کرنے کے بعد وہ فارم انہیں کو واپس بھی کر سکتے ہیں۔ پبلک کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس بارے میں مہاجرین سے کوئی فیس چارج نہیں کی جائے گی۔

نقصانات مہاجرین درج رجسٹر ہونے کا کام جو پہلے ایم۔ بی ہائی سکول مزنگ و دیگر مقامات پر کیا جا رہا تھا۔ اس کو اب پٹواری اور قانونگو اور عملہ دفتر متذکرہ صدر سر انجام دیں گے۔

ڈسٹرکٹ بورڈوں کیلئے غیر سرکاری صدر

لاہور ۲۹ر اکتوبر حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ صوبہ میں تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں کے صدر غیر سرکاری ہونگے۔ غیر سرکاری چیئرمین کے انتخاب کے سلسلہ میں جلد از

تمام مصائب کے باوجود ہمارے حوصلے بلند ہیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ تمام مصائب پر بہت جلد قابو پالینگے

کئی لاکھ مسلمانوں کے اجتماع میں قائد اعظم کی تقریر

لاہور ۳۰ اکتوبر پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح نے آج کئی لاکھ مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع میں پہلے اردو میں اور پھر انگریزی میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا بھائیو اور بہنو! ہم نے پاکستان حاصل کرنے کے لئے بہت قربانیاں کی ہیں اور انہی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آخر کار ہمیں آزادی کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ لیکن اب ہمارے دشمن یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان معرض وجود میں آتے ہی ختم ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں پر وہ وہ ظلم ڈھائے ہیں جن کی مثال تاریخ میں ناپید ہے۔ لیکن مسلمان مصائب میں گھبرایا نہیں کرتے۔ تمام مصائب کے باوجود آج بھی اللہ کے فضل سے ہمارے حوصلے بلند ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اگر قوم نے ہمت اور صبر سے کام لیا تو ہماری موجودہ مصیبتیں انشاء اللہ بہت جلد ختم ہو جائینگی اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی جی کھول کر مدد کریں۔ اور پاکستان کو قائم اور برقرار رکھنے کے لئے مزید قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہیں۔
آپ نے فرمایا۔ اگر ہمارا ایمان مضبوط رہا اور ہمارے حوصلے بلند تو ہم بہت جلد تمام مصائب پر قابو پالیں گے ؛

قائد اعظم کی مصروفیات

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ گورنمنٹ ہاؤس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آج صبح گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے گورنر صوبہ سرحد سر جارج کننگھم کو شرف باریابی بخشا۔ بعد ازاں انہوں نے وزیر اعظم پاکستان کی کوٹھی پر ایک جلسہ کی صدارت کے فرائض سر انجام دئے۔ اس اجلاس میں کشمیر کی صورت حال پر تبادلہ خیالات ہوا۔ لنچ کے بعد قائد اعظم نے برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر سی۔ بی ڈیوک کو ملاقات کا وقت دیا۔ لنچ سے پہلے مس فاطمہ جناح ایف۔ سی کالج اور گلاب دیوی کے ہسپتال دیکھنے گئیں۔
شام کو قائد اعظم جناح مس فاطمہ جناح اور گورنر مغربی پنجاب نے بیگم لیاقت علی خاں مس مودی اور مس میکوئین کے ہمراہ لارنس باغ میں حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے دی ہوئی دعوت چائے میں حصہ لیا۔ گورنر سرحد سر جارج کننگھم واپس پشاور پہنچ گئے ہیں۔

بنکوں کے لئے کلیریکل ٹریننگ

سیالکوٹ گورنمنٹ پوسٹ میٹرک سینٹر گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ کا داخلہ آج شروع ہو گیا۔ اس سنٹر میں میٹرک پاس حضرات کو بنکوں اور دوسرے دفاتر کے لئے اکاؤنٹنٹ سٹینو گرافر ٹائیپسٹ وغیرہ کے لئے معمولی فیس پر ٹریننگ دی جائے گی۔ سابق فوجیوں کو خوراک کے علاوہ سکھلائی بھی مفت دی جائیگی۔

ملک فیروز خاں نون استنبول سے انقرہ کو

استنبول ۲۹ اکتوبر۔ قائد اعظم کے نمائندہ خاص ملک فیروز خاں نون آج استنبول سے انقرہ روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ جمہوریہ ترکیہ کی سالگرہ کی تقاریب میں حکومت پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت میں حصہ لیں گے۔

کیا نواب چھتاری وزارت عظمیٰ کے عہدے سے دستبردار ہو جائینگے؟

حیدر آباد ۲۹ اکتوبر حکومت نظام کی طرف سے جو کمیٹی حکومت ہند سے گفت و شنید کر رہی تھی۔ اسے توڑ دیا گیا ہے۔ اور اس کی جگہ ایک اور کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جو نئے سرے سے گفت و شنید شروع کرے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ریاست کے موجودہ وزیر اعظم نواب صاحب چھتاری اپنے عہدے سے علیحدہ ہو جائینگے۔

مسلم طلبا توجہ کریں

مسلم قوم کو ضرورت ہے انڈسٹری کی۔ انگریزی دوا سازی سکھانے کے لئے میڈیکل کالج لاہور میں ایک کلاس بیچلر آف فارمیسی کھلی ہے کالج نے داخلہ کے لئے اشتہار دیا ہے۔ یہ کلاس پاس کرکے انگریزی دوا سازی کی فیکٹری کھولی جا سکتی ہے۔ یا ایک فیکٹری میں تیار کردہ مال ٹسٹ کرنے اور کام کی نگرانی کے لئے ملازمت مل سکتی ہے۔ لاہور میں کئی فیکٹریاں بیکار پڑی ہیں۔ ان کو سنبھالنے کے لئے مسلم طلبا کو پڑھنا چاہیئے۔ کلاس میں ولایت کے کالج کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ عملی طور پر ہر دوا بنانی سکھائی جاتی ہے۔ فیکٹریوں میں لے جایا جاتا ہے۔ فیکٹری کی مشینیں چلانے کا کام بھی شامل ہے۔ الیف۔ ایس۔ سی میڈیکل پاس لڑکے فوراً سادہ کاغذ پر ہی درخواست رجسٹری

پناہ گزین فوجی پنشنروں کی تنخواہیں

راولپنڈی ۲۹ اکتوبر پاکستان آرمی ہیڈ کوارٹرز کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا۔ کہ سپریم کمانڈر اور پاکستان آرمی کے ہیڈ کوارٹرز میں اس بات پر غور ہو رہا ہے۔ کہ پناہ گزین فوجی پنشنروں جن میں سے اکثر کے کاغذات پنشن بھی گم ہو چکے ہیں۔ ان کی پنشن ان جگہوں پر دینے کے بندوبست کئے جائیں۔ جہاں وہ دوبارہ آباد ہو رہے ہوں۔ جتنی جلدی ہو سکا اس سلسلے میں مزید تفصیلات شائع کر دی جائیں گی۔

یونینسٹ وزارت کی عطا کردہ زمینیں

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۴۵ء اور اس کے بعد کی تقسیم کردہ زمینوں کے عطیات کی تحقیقات کرائی جائیگی۔ یہ فیصلہ عوام کے مطالبہ

قائد اعظم کے اعزاز میں دعوت

لاہور ۲۹ اکتوبر آج لارنس باغ میں مغربی پنجاب کی حکومت کی طرف سے پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی گئی۔ جس میں ۱۶۰۰ مہمانوں نے شرکت کی۔ جب قائد اعظم تشریف لائے۔ تو وزرائے مغربی پنجاب نے اور پولیس کے بینڈ نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

مغربی اور مشرقی بنگال میں امن و امان

کلکتہ ۲۹ اکتوبر بنگال کے دونوں حصوں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بنگال بھر میں عید الاضحیٰ اور دسہرہ کی تقاریب دونوں امن و امان سے گذر گئیں اکثر مقامات پر مسلمانوں نے ہندوؤں کی تقریب میں اور ہندوؤں نے مسلمانوں کی خوشی میں حصہ لیا۔ اس سلسلے میں مسلم لیگ کمیونسٹ پارٹی اور کانگرس نے پوری طرح اشتراک عمل سے کام لیا۔

مسٹر گاندھی نے کشمیر میں ہندوستانی فوجیں بھیجنے کی تائید کی

مسٹر گاندھی نے پرارتھنا کے بعد ریاست کشمیر کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستانی حکومت نے ریاست میں فوجیں بھیج کر یقیناً بہت اچھا کام کیا ہے۔ کشمیریوں کا عموماً اور شیخ عبداللہ کا جو کہ شیر کشمیر کہلاتا ہے۔ خصوصاً اعتماد حاصل کرنے کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ اگر فوج کا یہ مختصر سا دستہ اور شیخ عبداللہ اور اس کے مسلم ہندو اور سکھ دوست ملک کی حفاظت کرتے ہوئے مر بھی جائیں گے۔ تو ان کا یہ فعل باقی ہندوستان کے لئے یادگار رہے گا۔ اور لوگ جانیں گے۔ کہ تمام مسلمان ہندو سکھ ایک دوسرے کے دشمن نہیں تھے۔ اور نہ

لاہور اور دہلی کے درمیان فضائی سروس کا انقطاع

دہلی ۲۹ اکتوبر لاہور اور دہلی کے درمیان فضائی سروس کو عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انڈین نیشنل ایئر ویز کے تمام طیارے حکومت ہند نے اپنی تحویل میں لے لئے ہیں۔ تاکہ کشمیر میں جلد سے جلد ہندوستانی فوج بھیجی جا سکے۔ یہ اقدام اس معاہدے کے خلاف عمل میں لایا گیا ہے۔ جو حکومت ہند اور حکومت پاکستان کے درمیان طے ہوا تھا۔ پاکستان گورنمنٹ اب اس معاہدے کو ختم کر دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے